اکائی
II

معاشی اصلاحات
1991 سے

© NCERT not to be republished

منصوبہ بند ترقی کے چالیس سال بعد، ہندوستان ایک مضبوط صنعتی بنیاد حاصل کرنے اور اناج کی پیداوار میں خود کفیل بننے کا اہل ہوا۔ اس کے باوجود آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ اپنے ذریعہ معاش کے لئے زراعت پر ہی انحصار کرتا رہا۔ **1991** میں ادائیگیوں کے توازن میں بحران کے سبب ملک میں معاشی اصلاحات کی شروعات ہوئی۔ یہ اکائی اصلاحی عمل اور ہندوستان کے لیے اس سے برآمد ہونے والے نتائج کا ایک تنقیدی جائزہ ہے۔

© NCERT not to be republished

3

5174CH03

نرم کاری، نجکاری اور عالم گیریت: ایک جائزہ

اس باب کے مطالعے کے بعد طلبا:

- 1991ء میں ہندوستان میں اصلاحی پالیسیوں کے شروع کیے جانے کا پس منظر سمجھیں گے؛
- اس میکینزم کو سمجھیں گے جس کے ذریعہ اصلاحی پالیسیوں کو شروع کیا گیا تھا؛
- ہندوستان کے لیے عالم گیریت کے عمل اور اس کے مفہوم کو ذہن نشین کریں گے؛
- مختلف سیکٹروں میں اصلاحی عمل کے اثرات سے آگاہ ہوں گے۔

© NCERT not to be republished

”آج دنیا میں ایک عام رائے ہے کہ معاشی ترقی ہی سب کچھ نہیں ہے، اور GDP لازماً سماج کی ترقی کی ایک پیمائش نہیں ہے۔“

کے. آر. نارائنن (سابق صدر جمہوریہ ہند)

3.1 تعارف

پچھلے باب میں آپ نے مطالعہ کیا ہے کہ آزادی کے وقت سے ہندوستان نے سرمایہ دارانہ معیشت کے نظام اور ساتھ ہی ساتھ منصوبہ بند معاشی نظام کے فائدوں کو ملا کر ایک مخلوط معیشت کی بنیادی ساخت اپنائی ہے۔ کچھ صاحب علم یہ دلیل دیتے ہیں کہ اتنا عرصہ گزرنے پر اس پالیسی کے نتائج طرح طرح کے قواعد و ضوابط اور قوانین کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں جن کا مقصد معیشت کو کنٹرول کرنا اور منضبط کرنا تھا اور بدلے میں یہ آخرکار نمو اور ترقی کے عمل میں رکاوٹ بنا۔ دیگر بیان کرتے ہیں کہ ہندوستان جس نے اپنی ترقیاتی راہ تقریباً جمود کی حالت سے شروع کی تھی، تب سے وہ بچتوں میں افزائش حاصل کرنے کا اہل ہوا، ایک متنوع صنعتی سیکٹر کو فروغ دیا جس میں طرح طرح کی اشیاء پیدا کی جاتی ہیں اور زراعتی پیداوار کی برقرار توسیع کا عملی تجربہ حاصل کیا جس سے غذائی تحفظ (خوراک کی کفالت) کی یقینی صورتحال پیدا ہوئی۔

1991ء میں ہندوستان اپنے بیرونی قرض سے متعلق، معاشی بحران کے دور سے گزر رہا تھا، حکومت غیر ممالک سے لیے گئے اپنے قرضوں کی ادائیگی کی اہل نہیں ہو پا رہی تھی۔ **زرمبادلہ کے ذخائر** جس سے ہم عام پیٹرولیم اور دیگر اہم مدوں کی درآمد کے لیے برقرار رکھتے تھے اس سطح تک گر گیا جو کہ پندرہ دن کے لیے کافی نہیں تھا۔ یہ بحران ضروری اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ اور بھی شدید ہو گیا۔ یہ ساری وجوہات ایسی تھیں کہ حکومت کو پالیسی اقدامات کے ایک نئے مجموعے کی شروعات کرنی پڑی۔ جس نے ہماری ترقیاتی حکمت عملی کا رُخ بدل دیا۔ اس باب میں ہم بحران کے پس منظر پر نگاہ ڈالیں گے اور حکومت کے ذریعہ اٹھائے گئے اقدامات اور معیشت کے مختلف سیکٹروں پر ان کے اثرات کا بھی مشاہدہ کریں گے۔

3.2 پس منظر

1980 کی دہائی میں ہندوستانی معیشت کے غیر مؤثر بندوبست سے مالیاتی بحران کا آغاز ہوا۔ ہم جانتے ہیں کہ مختلف پالیسیوں کو اور اس کے عمومی انتظام کو نافذ کرنے کے لیے حکومت کو مختلف وسائل جیسے ٹیکس کاری، پبلک سیکٹر میں کاروباری اداروں کو چلانے وغیرہ کے ذریعہ فنڈوں کی تخلیق کرنی پڑتی ہے۔ جب اخراجات آمدنی سے زیادہ ہو جاتے ہیں تب حکومت کو خسارہ (Deficit) پورا کرنے کے مقصد سے بینکوں اور ملک میں رہنے والے لوگوں سے اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے بھی مالیات کا انتظام کرنے کے لیے قرض لینا پڑتا ہے۔ جب ہم پیٹرولیم جیسی اشیاء درآمد کرتے ہیں تب ہمیں ڈالروں میں ادائیگی کرنی ہوتی ہے جو کہ ہم اپنی برآمدات سے کماتے ہیں۔

ترقیاتی پالیسیوں کا تقاضہ تھا کہ خواہ محصولات بہت ہی کم

کیوں نہ ہوں پھر بھی حکومت کو بے روزگاری، غربت، آبادی میں غیر معمولی اضافہ جیسے مسائل سے نمٹنے کے لیے اپنے محاصل سے تجاوز کرنا ضروری تھا۔حکومت کے ذریعہ ترقیاتی پروگراموں پر مسلسل ہونے والے اخراجات سے اضافی محاصل کی تخلیق نہیں ہوتی۔ مزید برآں، حکومت داخلی وسائل جیسے ٹیکس کاری سے حسب ضرورت آمدنی پیدا کرنے کی اہل نہیں تھی۔ جب حکومت اپنی آمدنی کے ایک بڑے حصے کو ان شعبوں جیسے سماجی سیکٹر اور دفاع پر خرچ کر رہی تھی جن سے فوری آمدنی اور فوائد حاصل نہیں ہوتے تب ایسی صورت میں اسے اپنے باقی محاصل کو انتہائی مؤثر انداز میں استعمال کرنے کی ضرورت تھی۔سرکاری سیکٹر کے کاروباری اداروں سے حاصل آمدنی اتنی زیادہ نہیں تھی کہ بڑھتے اخراجات کو پورا کیا جا سکتا۔کبھی کبھی ہمارا **بیرونی زرمبادلہ** جو کہ دیگر ملکوں اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے اُدھار لیا جاتا تھا وہ صرفی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے خرچ ہو جاتا تھا۔اس طرح کی فضول خرچیوں کو نہ تو کم کرنے کی کوشش کی گئی اور نہ ہی بڑھتی درآمدات کے لیے ادائیگی کے سلسلے میں برآمدات بڑھانے پر مناسب توجہ دی گئی۔

1980ء کے دہے کے آخر میں سرکاری اخراجات اتنے بڑے فرق کے ساتھ اپنے محاصل سے متجاوز ہونا شروع ہوئے کہ یہ ناقابل برداشت ہو گئے۔ متعدد ضروری اشیاء کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ درآمدات میں برآمدات کی افزائش کے متناسب ہوئے بغیر نہایت اعلیٰ شرح پر اضافہ ہوا۔جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ غیر ملکی زرمبادلہ کے ریزرو اس سطح تک گر گئے کہ اس سے دو ہفتے سے زیادہ مالیات کی اشیاء بھی درآمد نہیں کی جا سکتی تھیں۔سودا ادا کرنے کے لیے جو بین الاقوامی اُدھار دینے والوں کو ادا کیا جاتا حسب ضرورت غیر ملکی زرمبادلہ موجود نہیں تھا۔

ہندوستان نے **بین الاقوامی بینک برائے تعمیر نو اور ترقی** International Bank for Reconstruction and Development,(IBRD) جسے عام طور پر **عالمی بینک** کے نام سے جانا جاتا ہے اور **بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)** سے رجوع کیا اور اس بحران سے نمٹنے کے لیے 7 بلین ڈالر کا انتظام کیا۔قرض سے فائدہ اُٹھانے کے لیے ان بین الاقوامی ایجنسیوں نے یہ توقع کی کہ ہندوستان پرائیویٹ سیکٹر پر لگائی گئی بندشوں کو ہٹانے کے ذریعے نرم کاری کرے گا اور معیشت کو قابل رسائی بنائے گا جس سے بہت سے شعبوں میں حکومت کا کردار کم ہوگا اور تجارتی بندشوں کو ختم کر دیا جائے گا۔

ہندوستان عالمی بینک اور IMF کی شرطوں سے متفق ہوا اور اس نے ایک **نئی اقتصادی پالیسی (NEP)** کا اعلان کیا۔ نئی اقتصادی پالیسی وسیع معاشی اصلاحات پر مشتمل پالیسیوں کا زور معیشت میں ایک زیادہ مسابقتی ماحول تخلیق کرنے اور فرموں کے داخل ہونے اور نمو سے متعلق رکاوٹوں کو دور کرنے کے تئیں تھا، پالیسیوں کے اس مجموعے کو موٹے طور پر دو گروپوں میں درجہ بند کیا جا سکتا ہے، **استحکام کاری اقدامات** اور **ساختی اصلاحی اقدامات**۔ استحکام کاری اقدامات قلیل مدتی اقدامات ہیں جن کا مقصد ان بعض کمزوریوں کو دور کرنا ہے جو **ادائیگیوں کے توازن** اور **افراطِ زر** پیدا کرنے میں فروغ پا گئی ہیں۔ سیدھے سادے لفظوں میں اس کا مطلب ہے کہ حسب ضرورت غیر ملکی زرمبادلہ ریزرو برقرار رکھنے اور بڑھتی قیمتوں کے روکنے کی ضرورت تھی۔ جبکہ دوسری طرف ساختی اصلاحی

© NCERT not to be republished

پالیسیاں طویل مدتی اقدامات ہیں جن کا مقصد معیشت کی کارکردگی کو بہتر بنانا اور ہندوستانی معیشت کے مختلف حصوں میں اس کی سختیوں کو ہٹانے کے ذریعہ اس کی بین الاقوامی مسابقت کو بڑھانا تھا۔ حکومت نے مختلف پالیسیوں کا آغاز کیا جنھیں تین عنوانات کے تحت رکھا جاتا ہے یعنی نرم کاری (Liberalisation)، نجی کاری (Privatisation) اور عالم گیریت (Globalisation)۔ پہلی دو حکمت عملیاں ہیں اور آخری ان حکمت عملیوں سے حاصل نتیجہ ہے۔

3.3 نرم کاری

جیسا کہ شروع میں بتایا گیا ہے کہ قواعد اور قوانین جن کا مقصد معاشی سرگرمیوں کو منضبط کرنا تھا وہ نمو اور ترقی میں بڑی رکاوٹیں بن گئیں۔ نرم کاری کی شروعات ان بندشوں کو ختم کرنے اور معیشت کے مختلف سیکٹروں کو قابل رسائی بنانے کے لیے کی گئی۔ اگرچہ کچھ نرم کاری اقدامات کی شروعات صنعتی لائسنس فراہم کرنے کے معاملے میں 1980 کے دہے میں کی گئی تھی لیکن **برآمد-درآمد پالیسی**، ٹکنالوجی کا درجہ بڑھانے، **مالیاتی پالیسی** اور غیر ملکی سرمایہ کاری سے متعلق اصلاحی پالیسیاں 1991 میں شروع کی گئی تھیں جو کہ زیادہ جامع تھیں۔ آیئے کچھ اہم شعبوں کا مطالعہ کریں جیسے صنعتی سیکٹر، مالیاتی سیکٹر، ٹیکس اصلاحات، **غیر ملکی زرمبادلہ کی مارکیٹ** میں اور تجارت اور سرمایہ کاری سیکٹر جن پر 1991 اور اس کے بعد زیادہ توجہ دی گئی۔

صنعتی سیکٹر سے متعلق ضابطے یا پابندیاں ہٹانا: ہندوستان میں انضباطی نظام کئی طرح سے نافذ کیا گیا تھا۔ جیسے (i) صنعتی لائسنسنگ جس کے تحت ہر صنعت کار (Enterpreneur) کو کسی فرم کی شروعات کرنے، فرم کو بند کرنے یا پیدا کی جانے والی اشیاء کی مقدار کا فیصلہ کرنے کے لیے حکومتی عہدیداروں سے اجازت لینی ہوتی تھی۔ (ii) کئی صنعتوں میں نجی سیکٹر کو اجازت نہیں دی گئی تھی۔ (iii) کچھ اشیاء ایسی تھیں جنھیں صرف چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں تیار کیا جاسکتا تھا اور (iv) منتخب صنعتی اشیاء کی قیمت مقرر کرنے اور تقسیم کرنے پر کنٹرول۔

اصلاحی پالیسیاں 1991ء میں اور اس کے بعد شروع کی گئیں جن کے ذریعہ ان پابندیوں کو ہٹایا گیا۔ کچھ اشیاء جیسے شراب، سگریٹ، خطرناک کیمیکل، صنعتی دھاکہ خیز مادے، الکٹرانکس ایرو اسپیس، ادویات اور دواسازی کے علاوہ تقریباً سبھی پر صنعتی لائسنس کاری کو ختم کردیا گیا۔ اب جو صنعتیں جو صرف عوامی سیکٹر کے لیے محفوظ کی گئی ہیں، ایٹمی توانائی تخلیق کی بعض سرگرمیاں سا اور ریلوے ٹرانسپورٹ کا جز ہیں۔ بہت سی اشیاء جو چھوٹے پیمانے کی صنعتیں پیدا کرتی تھیں انہیں اب ریزرو سے ہٹا دیا گیا ہے۔ زیادہ تر صنعتوں میں بازار کو قیمتوں کے تعین کے لیے آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔

مالیاتی سیکٹر سے متعلق اصلاحات: مالیاتی سیکٹر میں مالیاتی ادارے جیسے کمرشیل بینک، سرمایہ کاری بینک، **اسٹاک ایکسچینج** کا کاروبار اور غیر ملکی زرمبادلہ بازار شامل ہیں۔ ہندوستان میں مالیاتی سیکٹر کو ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) کے ذریعہ ریگولیٹ کیا جاتا ہے۔ آپ واقف ہوں گے کہ ہندوستان میں سبھی بینک اور دیگر مالیاتی ادارے RBI کے مختلف معیارات اور قواعد وضوابط کے تحت ریگولیٹ کیے جاتے ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا ایک رقم کی مقدار کا فیصلہ کرتا ہے جنھیں بینک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ وہ سود کی شرح مختلف سیکٹروں وغیرہ کو قرض دینے کی نوعیت وغیرہ کا تعین کرتا ہے۔ مالیاتی سیکٹر میں اصلاحات کا ایک اہم مقصد RBI کے مالیاتی سیکٹر کے لیے بطور ضابطہ کار (Regulator) کردار کو کم

کر کے بطور معاون یا سہولت کار کے کردار کو بڑھانا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ مالیاتی سیکٹر کو اس بات کی اجازت ہوسکتی ہے کہ وہ ریزروبینک سے مشورہ کیے بغیر بہت سے معاملوں پر فیصلہ لے سکتے ہیں۔

اصلاحی پالیسیوں کے سبب نجی سیکٹر کے بینکوں میں، خواہ ہندوستانی ہوں یا غیر ملکی، غیر ملکی سرمایہ کاری کی حد میں تقریباً 50 فیصد کا اضافہ ہوا۔ وہ بینک جو بعض شرائط کو پورا کرتے تھے انہیں بغیر ریزروبینک کی منظوری کے نئی شاخوں کو قائم کرنے اور ان کے موجودہ برانچ نیٹ ورک کو معقول بنانے کی آزادی دی گئی۔ اگرچہ بینکوں کو ہندوستان یا بیرونی ممالک سے وسائل کی تخلیق کرنے کی اجازت دی گئی تاہم اکاؤنٹ ہولڈر (کھاتہ داروں) اور ملک کے مفادات کے تحفظ کے لئے بعض پہلوؤں کو RBI کے تحت برقرار رکھا گیا ہے۔ **غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کار (FII)** جیسے مرچنٹ بینکرس، میوچوئل فنڈس، پنشن فنڈس کو اب ہندوستانی مالیاتی بازاروں میں سرمایہ کاری کی اجازت دی گئی ہے۔

ٹیکس سے متعلق اصلاحات: ٹیکس اصلاحات حکومت کی ٹیکس کاری اور عوامی اخراجات سے متعلق پالیسیوں کے بارے میں ہیں جنہیں مجموعی طور پر **مالیاتی پالیسی** کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ٹیکس دو طرح کے ہوتے ہیں: بلاواسطہ ٹیکس اور بالواسطہ ٹیکس۔ **بلاواسطہ ٹیکس** افراد کی آمدنیوں اور کاروباری اداروں کے منافعوں پر لگائے جانے والے ٹیکسوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ 1991ء سے انفرادی آمدنی پر لگائے جانے والے ٹیکسوں میں مسلسل کمی ہوتی رہی ہے کیونکہ یہ محسوس کیا گیا تھا کہ آمدنی ٹیکس کی اونچی شرحیں ٹیکس چوری کی خاص وجہ تھی۔ اب اسے عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ آمدنی ٹیکس کی معتدل شرحیں بچت اور آمدنی کے رضاکارانہ انکشاف کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ **کارپوریشن ٹیکس** کی شرح جو کہ پہلے بہت زیادہ اونچی تھی اسے بھی رفتہ رفتہ کم کیا گیا ہے۔ **بالواسطہ ٹیکسوں**، اشیاء پر لگائے جانے والے ٹیکسوں میں بھی اصلاح کی کوششیں کی گئیں ہیں تاکہ اشیاء اور اجناس کے لیے یکساں قومی بازار قائم کرنے میں سہولت پیدا ہو۔

2016 میں ہندوستانی پارلیمنٹ نے ایک قانون ''گڈس اینڈ سروسز ٹیکس ایکٹ'' 2016 (GST-Act) پاس کیا ہے تاکہ ٹیکس ادائیگی کو آسان بنایا جاسکے اور ہندوستان میں مجموعی بالواسطہ ٹیکس نظام کو متعارف کرایا جاسکے، یہ قانون جولائی کو نافذ ہوا، یہ توقع کی گئی ہے کہ حکومت کے لیے اضافی محصول اکٹھا کیا جاسکے گا اور ٹیکس حیلہ بازی کو کم کیا جاسکے گا اور ایک قومیت کے تصور کو قائم کیا جاسکے گا۔ اس میدان میں اصلاحات کا دیگر جز تسہیل ہے۔ ٹیکس ادا کرنے والوں کی طرف سے بہتر طور پر تعمیل کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں متعدد طریقہ ہائے کام کو آسان بنادیا گیا ہے اور شرح کو بھی بڑی معقول حد تک کم کیا گیا ہے۔

زرمبادلہ سے متعلق اصلاحات: بیرونی سیکٹر میں پہلی اہم اصلاح زرمبادلہ مارکیٹ میں 1991 میں ادائیگیوں کے توازن سے متعلق بحران سے نمٹنے کے لیے فوری اقدامات کے طور پر کی گئی، غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلے روپے کی قدر کم (devalue) کردی گئی۔ اس سے بیرونی زرمبادلہ کے داخلی بہاؤ میں اضافہ ہوا۔ اور حکومتی کنٹرول سے زرمبادلہ بازار میں روپے کی قدر کے تعین میں اُتار چڑھاؤ کو آزاد چھوڑ دیا گیا۔ اب عموماً بازار ہی زرمبادلہ کی شرحوں کا تعین کرتے ہیں جو کہ زرمبادلہ کی مانگ و رسد پر مبنی ہوتی ہے۔

تجارت اور سرمایہ کاری پالیسی سے متعلق اصلاحات: تجارت اور سرمایہ کاری کے میدان میں نرم کاری کی شروعات پیداوار میں بین الاقوامی مسابقت کے ساتھ ساتھ معیشت میں بیرونی

© NCERT not to be republished

سرمایہ کاری اور ٹکنالوجی میں اضافے کے لیے کی گئی تھی۔ اس کا مقصد مقامی صنعتوں کی کارکردگی بڑھانے اور جدید ٹکنالوجیوں کو اپنایا جانا بھی تھا۔

گھریلو صنعتوں کے تحفظ کے سلسلے میں ہندوستان درآمدات پر **مقداری بندشوں** کے طور طریقے کی پابندی کر رہا تھا۔ درآمدات پر سخت کنٹرول اور **ٹیرف** (شرح محصول) کو بہت اونچا رکھنے کے ذریعہ اس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ ان پالیسیوں کے سبب کارکردگی اور مسابقت کم ہوا جس سے صنعتی سیکٹر کی نمو میں سست رفتاری آئی۔

تجارتی پالیسی سے متعلق اصلاحات کا مقصد (i) درآمدات اور برآمدات پر لگائی گئی مقداری بندشوں کو ختم کرنا اور (ii) محصول کی

انہیں حل کریں

- قومی بینک، نجی بینک، نجی غیر ملکی بینک، FII اور میوچوئل فنڈ میں ہر ایک کی مثال دیجیے۔
- اپنے محلے میں اپنے والدین کے ساتھ بینک جائیں۔ یہ جو کام انجام دیتے ہیں ان کا مشاہدہ کریں اور معلومات حاصل کریں۔ اس پر اپنے کلاس کے ساتھیوں سے مذاکرہ کیجیے اور اس پر ایک چارٹ تیار کیجیے۔
- اپنے والدین سے دریافت کیجیے کہ کیا وہ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اگر ہاں، تو پوچھیے کہ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں اور کس طرح کرتے ہیں؟
- کیا آپ جانتے ہیں کہ کافی طویل عرصے سے ممالک، بیرون ممالک ادائگیوں کے لیے ریزرو کے طور پر چاندی اور سونا رکھا کرتے تھے۔ دریافت کیجیے کہ کس شکل میں ہم اپنا زرِ مبادلہ ریزرو رکھتے ہیں اور اخباروں، رسائل اور معاشی سروے کے ذریعہ معلوم کیجیے کہ کتنا غیر ملکی زرِ مبادلہ ریزرو گذشتہ برس ہندوستان کے پاس تھا۔ یہ بھی دریافت کیجیے کہ درجہ ذیل ممالک کی غیر ملکی کرنسی اور اس کا شرح مبادلہ کیا ہے؟

ملک	کرنسی	غیر ملکی کرنسی کی ایک اکائی کی قدر (قیمت ہندوستانی روپے میں)
یو.ایس.اے		
یو.کے.		
جاپان		
چین		
کوریا		
سنگاپور		
جرمنی		

© NCERT not to be republished

شرح میں کمی اور (iii) درآمدات کے لیے لائسنس کاری طریقہ عمل کو خارج کرنا تھا۔ **درآمدی لائسنس** کاری کو سوائے مضر اور ماحولیاتی طور پر حساس صنعتوں کے معاملوں کو چھوڑ کر ختم کر دیا گیا۔ مصنوعاتی اشیاء صرف اور زراعتی اشیاء کی درآمدات پر مقداری بندشوں کو بھی اپریل 2001 میں پوری طرح سے ہٹا دیا گیا۔ **برآمداتی ڈیوٹی** کو بین الاقوامی بازار میں ہندوستانی اشیاء کی مسابقتی حیثیت کو بڑھانے کے لیے ہٹا دیا گیا۔

3.4 نجکاری

اس سے مراد سرکاری ملکیت کے اداروں کی ملکیت یا مینجمنٹ (انتظام) سے دست برداری ہے، سرکاری کمپنیاں، نجی کمپنیوں میں دو طرح سے تبدیل ہو سکتی ہیں۔ (a) پبلک سیکٹر کمپنیوں کی

باکس 3.1 : نورتنوں اور پبلک انٹرپرائز سے متعلق پالیسیاں

آپ نے اپنے بچپن میں مشہور نورتنوں کے بارے میں ضرور سنا ہوگا۔ یہ نورتن مہاراجہ وکرمادتیہ کے شاہی دربار میں فنون، ادب اور علم کے میدان کے ممتاز افراد تھے۔ کارکردگی کو بہتر بنانے، پیشہ ورانہ خصوصیت کو سرایت کرنے اور معتدل عالمی ماحول میں زیادہ مؤثر طور پر مسابقت کا اہل بنانے کے سلسلے میں حکومت نے پبلک سیکٹر انٹرپرائزز (PSEs) کا انتخاب کیا اور انہیں مہارتن نورتن اور منی رتن قرار دیا۔ کمپنیوں کو مؤثر طور پر چلانے سے متعلق مختلف فیصلے لینے میں اُنہیں مالی انتظامی اور عملی امور سے متعلق زیادہ خودمختاری دی گئی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ منافع کما سکیں۔ اس قسم کی خودمختاری منافع میں چلنے والی کمپنیوں کو بھی دی گئی جنھیں منی رتن کا نام دیا گیا۔

مرکزی سرکاری انٹرپرائزوں کو مختلف حیثیتوں میں منتخب کیا گیا ہے۔ بعض پبلک انٹرپرائزوں کی مثالیں ان کی حیثیت کے ساتھ درج ذیل ہے۔ (1) مہارتن (a) انڈین آئل کارپوریشن لمیٹیڈ اور (b) اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹیڈ (ii) نورتن (a) ہندوستان ایروناٹکس لمیٹیڈ (b) مہانگر ٹیلی فون نگم لمیٹیڈ اور (iii) منی رتن (a) بھارت سنچار نگم لمیٹیڈ (b) ایئرپورٹ اتھارٹی آف انڈیا اور (c) انڈین ریلوے کیٹرنگ اینڈ ٹورزم کارپوریشن لمیٹیڈ۔

یہ منافع بخش پبلک سیکٹر اکائیاں ابتدائی طور پر 1950 اور 1960 کے دہے میں قائم کی گئی تھیں جب خودکفالتی عوامی پالیسی کا اہم عنصر تھی۔ ان کی تشکیل اس مقصد سے کی گئی تھی تاکہ بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا جائے اور عوام کو سیدھے طور پر روزگار مہیا کیا جائے، اور آخری اشیاء کی پہنچ عوام تک معمولی لاگت پر ہو سکے اور کمپنیاں خود کاروبار میں گہری دلچسپی لینے والوں یا حصہ داروں کو جوابدہ ہوں۔ حیثیت دینے کا نتیجہ ان کمپنیوں کی بہتر کارکردگی کی شکل میں برآمد ہوا۔ ماہرین نے بت پبلک انٹرپرائزوں کو ان کی توسیع میں سہولت دینے اور انہیں عالمی پیمانے پر کردار نبھانے کا اہل بنانے کے بجائے حکومت نے ان کی جزوی نجی کاری ارتداد سرمایہ یا اصل کاری کو ختم کرنے کے ذریعہ کی۔ حال میں، حکومت نے انھیں پبلک سیکٹر میں برقرار رکھنے اور عالمی بازاروں میں انہیں وسعت دینے اور مالیاتی بازاروں سے ان کے وسائل بڑھانے کا اہل بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

© NCERT not to be republished

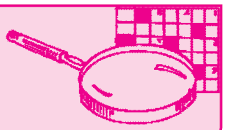

انہیں حل کریں

- بعض دانشور سرمایہ کاری (disinvestment) کو پبلک سیکٹر کے کاروباری اداروں کو بہتر بنانے کے سلسلے میں پوری دنیا میں پھیلتی نجکاری کی لہر کے طور پر لیتے ہیں جبکہ دوسرے اسے سرکاری جائیداد کو مخصوص مفاد کی خاطر قطعی طور پر فروخت کرنا کہتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
- ایک پوسٹر تیار کریں جو 10 تا 15 اخبار کے تراشے (news clippings) پر مشتمل ہو۔ ان پبلک سیکٹر اکائیوں کے لوگو اور اشتہارات بھی جمع کریں، اسے نوٹس بورڈ پر لگائیں اور کلاس روم میں ان کے بارے میں بحث کریں۔
- کیا آپ کے خیال میں صرف غیر منافع بخش کمپنیوں کی ہی نجکاری کی جانی چاہئے؟ کیوں؟
- نقصان اُٹھانے والے انٹر پرائزز کا خسارہ عوامی بجٹ سے پورا کیا جاتا ہے۔ کیا آپ اس بیان سے متفق ہیں؟ بحث کیجیے۔

ملکیت اور مینجمنٹ سے حکومت کی دست برداری کے ذریعہ اور یا (b) پبلک سیکٹر کمپنیوں کی پوری طرح فروخت کے ذریعے۔

پبلک سیکٹر انٹر پرائیزز کی نجی کاری جو پبلک سیکٹر اکائیوں کے حصص عوام کو فروخت کر کے کی جاتی ہے اسے سرمایہ کی نکاسی (disinvestment) کے طور پر جانا جاتا ہے۔ حکومت کے مطابق فروخت کا مقصد بالخصوص مالیاتی نظم کو بہتر بنانا اور جدید کاری میں سہولت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی تصور کیا گیا ہے کہ نجی پونجی اور انتظامی اہلیتوں کو پبلک سیکٹر کی اکائیوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے مؤثر طور پر استعمال کیا جا سکتا تھا۔ حکومت کا خیال تھا کہ نجی کاری سے FDI کی ملک میں آمد کے لیے مضبوط قوت محرکہ فراہم ہو سکتی ہے۔

حکومت نے پبلک سیکٹر اکائیوں کی کارکردگی بہتر بنانے کی کوشش انتظامی فیصلے لینے میں اُنہیں خود مختاری دینے کے ذریعہ بھی انجام دی۔ مثال کے لیے کچھ پبلک سیکٹر اکائیوں کو مہارتن، نورتن اور منی رتنوں کے طور پر خصوصی حیثیت دی گئی۔ (دیکھئے باکس 3.1)

3.5 عالم گیریت (Globalisation)

عالم گیریت، نرم کاری اور نجکاری کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ گلوبلائزیشن کو عام طور پر عالمی معیشت کے ساتھ ملک کی معیشت کے اتحاد کے طور پر باور کیا جاتا ہے۔ یہ ایک پیچیدہ مظہر ہے۔ یہ مختلف پالیسیوں کے مجموعہ کا ایک نتیجہ ہے جس کا مقصد عظیم بین انحصاری اور اتحاد کے تئیں دنیا کو تبدیل کرنا ہے۔ اس میں معاشی، سماجی اور جغرافیائی حدوں سے ماورا نیٹ ورک کی تخلیق اور سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔ گلوبلائزیشن کے ذریعہ اس طرح کے رابطہ قائم کرنے کی جستجو کی جاتی ہے جن سے ہندوستان میں ہونے والے واقعات میلوں دور پر اثر انداز ہو سکیں۔ یہ دنیا کو ایک واحد کُل میں بدل رہا ہے یا سرحدوں سے پاک دنیا کی تخلیق کر رہا ہے۔

آؤٹ سورسنگ: (بیرونی ذرائع سے کام کا معاہدہ): عالم گیریت عمل کا یہ ایک اہم نتیجہ ہے۔ آوٹ سورسنگ میں کوئی

© NCERT not to be republished

باکس 3.2 : عالمی پیمانے پر توسیع

عالم گیریت کے سبب آپ نے دیکھا ہوگا کہ بہت سی ہندوستانی کمپنیاں اپنے قدم دوسرے ملکوں میں جما چکی ہیں۔ مثلاً ہندوستان پبلک سیکٹر کے کاروباری ادارے تیل اور قدرتی گیس کارپوریشن کی ذیلی کمپنی او این جی سی ودیش کے جو کہ تیل اور گیس کی دریافت اور پیداوار میں مصروف ہے، 16 ممالک میں منصوبے چل رہے ہیں۔ 1907 میں قائم کردہ نجی ٹاٹا اسٹیل کمپنی جو دنیا کی دس اہم اسٹیل کمپنیوں میں سے ایک ہے، 26 ملکوں میں کام کر رہی ہے اور اپنی پیداوار پچاس ملکوں میں فروخت کرتی ہے۔ اس کے پچاس ہزار ملازمین دوسرے ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی پانچ اہم آئی ٹی کمپنیوں میں سے ایک ایچ سی ایل ٹیکنالوجی (HCL Technology) کے 31 ملکوں میں دفاتر ہیں اور تقریباً 15 ہزار افراد بیرونِ ملک کام کر رہے ہیں۔ ابتدا میں ڈاکٹر ریڈی کی تجربہ گاہیں ہندوستان کی بڑی کمپنیوں کو دوا فراہم کرنے کی ایک چھوٹی کمپنی تھی۔ آج دنیا بھر میں اس کے دوا بنانے کے کارخانے اور تحقیقی مراکز موجود ہیں۔

ماخذ: www.rediff.com 14.10.2014

کمپنی بیرونی ذرائع سے زیادہ تر دیگر ممالک سے، باقاعدہ خدمات حاصل کرتی ہے جو کہ پہلے داخلی طور پر یا ملک کے اندر ہی فراہم ہوتی تھی۔ (جیسے قانونی مشاورت، کمپیوٹر خدمات، اشتہار، سیکورٹی، ہر ایک کمپنی کے متعلقہ فیصلوں کے ذریعہ فراہم کی جاتی تھی)۔ معاشی سرگرمی کی شکل میں آوٹ سورسنگ میں حال کے زمانے میں کافی اضافہ ہوا ہے، اس کی وجہ

شکل **3.1** آوٹ سورسنگ (بیرونی ذرائع سے کام کا معاہدہ) بڑے شہروں میں نئے روزگار کے مواقع

مواصلات کے تیز ترین طریقوں خاص طور پر انفارمیشن ٹکنالوجی، (IT) کا فروغ ہے۔ بہت سی خدمات جیسے آواز پر مبنی کاروباری عمل (جنہیں عام طور پر BPO یا کال سنٹرس کہا جاتا ہے)، ریکارڈ کیپنگ، اکاؤنٹینسی، بینک کاری خدمات، میوزک ریکارڈنگ، فلم ایڈیٹنگ، کتاب کی نقل نویسی، طبی صلاح یا تدریس کو ترقی یافتہ ممالک میں کمپنیوں کے ذریعہ ہندوستان سے آوٹ سورس کیا جا رہا ہے۔ جدید مواصلاتی رابطوں بشمول انٹرنیٹ، متن، آواز اور بصری ڈیٹا کو ان خدمات کے لحاظ سے براعظموں اور قومی سرحدوں میں نہایت مختصر وقت میں عددی صورت میں لایا اور ترسیل کیا جاتا ہے۔ اکثر وبیشتر کثیر ملکی کارپوریشنیں اور حتیٰ کہ چھوٹی کمپنیاں بھی اپنی خدمات کی آوٹ سورسنگ ہندوستان سے کرتی ہیں جہاں وہ مہارت اور دستیابی کے معقول درجے کے ساتھ سستی

© NCERT not to be republished

لاگت کا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ہندوستان میں کم تر اُجرت پر ہنر مند افرادی قوت کی دستیابی کے سبب اصلاح کے بعد کے دَور میں عالمی آوٹ سورسنگ کے لیے ہندوستان اہم مرکز بن گیا ہے۔

عالمی تجارتی تنظیم: عالمی تجارتی تنظیم کا قیام 1995 میں "General Agreement on Trade and Tariff (GATT)" کی جگہ لینے کے طور پر عمل میں آیا۔ GATT کو 1948 میں 23 ملکوں کے ساتھ ایک عالمی تجارتی تنظیم کے طور پر قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد بین الاقوامی بازار میں سبھی کو یکساں مواقع فراہم کرنا تھا۔ WTO سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ضوابط پر مبنی ایسا تجارتی نظام قائم کرے جس میں ممالک تجارت پر من مانی بندشیں نہ لگا سکیں۔ اس کے علاوہ اس کا مقصد پیداوار اور خدمات کی تجارت کو بڑھانا، عالمی وسائل کے مناسب استعمال کو یقینی بنانا اور ماحولیات کو تحفظ فراہم کرنا بھی ہے۔

WTO معاہدہ بین الاقوامی تجارت کے فروغ کے لیے (باہمی اور کثیر رخی) ٹیرف کو ہٹانے اور ساتھ ہی ساتھ غیر ٹیرف

انہیں حل کریں

- بہت سے دانشور دلیل دیتے ہیں کہ عالم گیریت ایک خطرہ ہے کیونکہ یہ متعدد سیکٹروں میں حکومت کے کردار کو کم کر دیتا ہے۔ اس کے جواب میں بعض دلیل دیتے ہیں کہ یہ ایک مواقع ہے جہاں مسابقت اور گرفت کے لیے بازار کھلے ملتے ہیں۔ کلاس روم میں اس موضوع پر بحث کیجیے۔
- ایک چارٹ تیار کیجیے جو پانچ کمپنیوں کی فہرست پر مشتمل ہو جن کی ہندوستان میں BPO خدمات ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کی کل فروخت بھی شامل کیجیے۔
- کیا آپ آن لائن کلاس میں شامل ہوئے ہیں یا Covid-19 کی وجہ سے اپنے کسی اور استاد کی گزشتہ سال میں ٹیلی ویژن، موبائل فون، کمپیوٹر پر کلاس لیتے ہوئے ویڈیو دیکھی ہے؟ انفارمیشن ٹکنالوجی سے متعلق اپنا تجربہ شیئر کریں۔
- کال سینٹروں پر ملازمت کیا قائم پذیر ہے؟ کال سنٹروں میں کام کرنے والے لوگوں کے لیے کس طرح کی مہارتیں ہونی چاہئیں تاکہ وہ باقاعدہ آمدنی حاصل کر سکیں۔
- اگر کثیر ملکی کمپنیاں ہندوستان جیسے ممالک سے متعدد خدمات کی آوٹ سورسنگ، سستی افرادی قوت کے سبب کرتی ہیں تب ان ممالک میں رہنے والے لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا جہاں یہ کمپنیاں واقع ہیں؟ بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished

بندشوں کے ہٹانے اور سبھی ممبر ملکوں کو عظیم تر بازار کی رسائی فراہم کرنے کے ذریعہ سہولت مہیا کر کے اشیاء اور ساتھ ہی ساتھ خدمات میں تجارت کا احاطہ کرتے ہیں۔

WTO کے ایک اہم ممبر کے طور پر، ہندوستان مناسب عالمگیر اُصولوں، ضوابط اور حفاظتی تدابیر کو وضع کرنے اور ترقی پذیر دنیا کے مفادات کی تائید کرنے میں پیش پیش رہا ہے۔ ہندوستان نے WTO میں تجارت کی نرم کاری کے تئیں اپنے وعدوں کی پابندی، درآمدات پر مقداری بندشوں کو ہٹانے اور محصولات شرح کو کم کرنے کے ذریعہ کی ہے۔

بعض دانشور سوال اُٹھاتے ہیں کہ ہندوستان کے WTO ممبر ہونے کی افادیت کیا ہے کیونکہ کافی بڑی حجم کی بین الاقوامی تجارت ترقی یافتہ ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک ان کے ملکوں میں زراعتی اعانت دیے جانے کی شکایت درج کراتے ہیں، جبکہ ترقی پذیر ممالک اپنے آپ کو ٹھگا سا محسوس کرتے ہیں جب انہیں اپنے بازاروں کو ترقی یافتہ ملکوں کے لیے کھولنے پر مجبور کیا جاتا ہے

جدول 3.1

GDP کا فروغ اور بڑے سیکٹر (فیصد میں)

سیکٹر	1981-91	1992-2001	2002-2007	2007-2012	2012-2013	2013-2014	2014-2015
زراعت	3.6	3.3	2.3	3.2	1.5	4.2	-0.2
صنعت	7.1	6.5	9.4	7.4	3.6	5	7.0*
خدمات	6.7	8.2	7.8	10	8.1	7.8	9.8*
کل	**5.6**	**6.4**	**7.8**	**8.2**	**5.6**	**6.6**	**7.4**

ماخذ: معاشی سروے، مختلف سالوں کے لیے، وزارت مالیات حکومت ہند۔

نوٹ: * گھریلو اضافی قیمت سے متعلق اعداد و شمار۔

لیکن ترقی یافتہ ملکوں کی بازاروں تک ان کے لیے رسائی ممکن نہیں بنائی جاتی۔ آپ کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟

3.6 اصلاحات کے دوران ہندوستانی معیشت: ایک جائزہ

اصلاحات کا عمل اپنے آغاز سے تین دہائی پورا کر چکا ہے۔ آیئے اب ہم اس مدت کے دوران ہندوستانی معیشت کی کارکردگی پر ایک نظر ڈالیں۔ معیشتوں میں کسی معیشت کی نمو کی پیائش مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ جدول 3.1 پر ایک نظر ڈالیں۔ 1991 کے بعد ہندوستان میں دو دہائی تک مسلسل طور پر GDP میں نمایاں تبدیلی ہوئی، GDP میں اضافہ 1980-91 کی 5.6% سے بڑھ کر 2007-12 میں 8.2 فیصد ہوگئی۔ اصلاح کے مدت کے دوران زراعت کی نمو میں تنزلی ہوئی جبکہ صنعتی سیکٹروں میں اتار چڑھاؤ اور خدماتی سیکٹر کی نمو میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ GDP نمو کی وجہ خاص طور پر خدماتی سیکٹر کو نمو ہے، 2012-2015 کے دوران مختلف سیکٹروں کی شرح نمو میں 1991 کے بعد سب سے بڑی تنزلی نظر آتی ہے، جبکہ 2013-14 کے دوران زراعت میں زبردست اضافہ درج کیا گیا، اس سیکٹر میں پچھلے برسوں میں منفی نمو دکھائی دی تھی۔ 2014-15 میں اس سیکٹر سے سب سے زیادہ شرح نمو 9.8 فیصد درج کی۔ صنعتی سیکٹر میں 2012-13 میں زبردست گراوٹ نظر آئی اس کے بعد کے برسوں میں مسلسل مثبت نمو دکھائی دینا شروع ہوئی ہے۔

معیشت کو کھول دینے سے غیر ملکی سرمایہ کاری اور غیر ملکی مبادلہ کے ذخیرے (reserves) میں تیز اضافہ ہوا ہے۔ غیر

not to be republished © NCERT

شکل 3.2 ہندوستانی برآمدات کے لیے IT(انفارمیشن ٹکنالوجی) صنعت کو ایک بڑا شریک کار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

ملکی زرسرمایہ کاری جس میں **غیرملکی راست سرمایہ کاری** اور غیر ملکی ادارہ جاری سرمایہ کاری شامل ہے وہ91-1990 میں100 ملین امریکی ڈالر سے بڑھ کر18-2017 میں30 بلین امریکی ڈالر ہو گیا۔ غیر ملکی زرمبادلہ میں اضافہ 91-1990 میں تقریباً6 بلین امریکی ڈالر سے19-2018 میں413 بلین امریکی ڈالر

ہو گیا۔ غیر ملکی زرمبادلہ میں اضافہ91-1990 میں تقریباً 6بلین امریکی ڈالر سے19-2018 میں413 امریکی بلین ڈالر کو پہنچ گیا۔ اس وقت ہندوستان کا دنیا میں سب سے زیادہ غیر ملکی زرِمبادلہ رکھنے والے ملکوں میں ساتواں مقام ہے۔

ہندوستان کو 1991 سے گاڑیوں کے پرزوں، دوا سازی سے متعلق اشیاء، انجینئرنگ سے متعلق سامانوں، انفارمیشن ٹکنالوجی کے سافٹ ویئر اور ٹکسٹائل کے ایک کامیاب برآمد کنندہ ملک کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں کو بھی قابو میں رکھا گیا۔

دوسری طرف کچھ بنیادی مسائل جو ہماری معیشت کو درپیش ہیں خاص طور پر روزگار، زراعت، صنعت، بنیادی ڈھانچے کے فروغ اور مالیاتی نظم جیسے مسائل سے نمٹنے کا اہل نہ ہونے کے سبب اصلاحی عمل پر کافی تنقید بھی کی گئی ہے۔

نمو اور روزگار: اگرچہ اصلاحات کی مدت میں GDP کی شرح نمو بڑھی لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ اصلاح سے متعلق نمو میں ملک میں کافی روزگار کے مواقع کی تخلیق نہیں ہو سکی۔ آپ اگلی اکائی میں روزگار کے مختلف پہلوؤں اور نمو کے درمیان ربط کا مطالعہ کریں گے۔

زراعت میں اصلاحات: اصلاحات سے زراعت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکا، جہاں شرح نمو کی رفتار دھیمی رہی ہے۔

1991 سے زراعتی سیکٹر میں خاص طور پر بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں جس میں آب پاشی، بجلی، سڑک، بازار واسطہ اور تحقیق اور توسیع (جس نے سبز انقلاب میں اہم کردار ادا کیا) شامل ہیں، سرمایہ کاری میں گراوٹ آئی ہے۔ مزید برآں فرٹیلائزر پر جذوی طور پر سبسڈی ہٹانے سے پیداوار کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے، جس سے چھوٹے اور محروم کسانوں پر بہت زیادہ خراب اثر پڑا ہے۔ مزید برآں عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کی شروعات سے اس سیکٹر میں پالیسی کی کافی تبدیلیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے جیسے زراعتی اشیاء پر درآمد ڈیوٹی

© NCERT not to be republished

میں کمی، کم سے کم معاون قیمت کا ہٹایا جانا اور زراعتی اشیاء پر مقداری پابندیوں کا ہٹایا جانا، اس سے ہندوستان کے کسانوں پر انتہائی خراب اثر پڑا ہے کیونکہ اب انہیں بڑھتی ہوئی بین الاقوامی مسابقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مزید یہ کہ زراعت میں برآمد حامی پالیسی حکمت عملیوں کے سبب گھریلو بازار کے لیے پیداوار سے برآمداتی بازار کے لیے پیداوار کی منتقلی ہوتی جس میں اناج کی پیداوار کے بجائے نقدی فصلوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

صنعت میں اصلاحات: صنعتی نمو میں بھی سست رفتاری درج کی گئی ہے۔ ایسا مختلف اسباب، جیسے سستی درآمدات، بنیادی ڈھانچے میں ناکافی سرمایہ کاری وغیرہ کے سبب مصنوعات کی مانگ میں کمی کے سبب ہوا ہے۔ گلوبلائزڈ دنیا میں، ترقی یافتہ

انہیں حل کریں

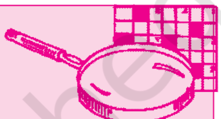

- پچھلے باب میں آپ نے مختلف سیکٹروں بشمول زراعت مالی اعانتوں کے بارے میں مطالعہ کیا ہے۔ کچھ ماہرین دلیل دیتے ہیں کہ زراعت میں سبسڈی کو ہٹا دینا چاہیے تاکہ اس سیکٹر کو بین الاقوامی سطح پر مسابقتی بنایا جا سکے۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ اگر ایسا ہے تب اسے کیسے انجام دیا جا سکتا ہے؟ کلاس میں بحث کریں۔
- درج ذیل اقتباس کو پڑھیں اور کلاس میں بحث کریں۔

مونگ پھلی آندھرا پردیش میں تلہن کی ایک اہم فصل ہے۔ مہادیو جو آندھرا پردیش کے اننت پور ضلع کا ایک کسان تھا، اپنے نصف ایکڑ زمین پر مونگ پھلی اُگانے کے لیے 10000 روپے خرچ کرتا تھا۔ اس لاگت میں مال (بیج، فرٹیلائزر وغیرہ) محنت، بیلوں اور مشینری کے استعمال کرنے کی لاگت شامل تھی۔ مہادیو دو کوئنٹل موم پھلی کی فصل حاصل کرتا تھا اور 7000 روپے فی کوئنٹل کے حساب سے فروخت کر دیتا تھا، اس طرح 10000 روپے خرچ کر کے 14000 روپے کی آمدنی حاصل کرتا تھا۔ اننت پور ایک ایسا ضلع ہے جہاں خشک سالی کا امکان بنا رہتا ہے۔ معاشی اصلاحات کے نتیجے میں حکومت نے کسی بڑے آبپاشی پروجیکٹ پر کام نہیں کیا۔ حال ہی میں اننت پور میں موم پھلی کی فصل کو فصل کی بیماری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کم تر حکومتی اخراجات کے سبب تحقیقی اور توسیعی کام ٹھپ سا ہو گیا ہے۔ مہادیو، اور اس کے دوستوں نے متعلقہ حکام کو اس سلسلے میں بار بار آگاہ کیا لیکن اس میں کوئی کامیابی نہیں ملی۔ سامان پر (بیج، فرٹیلائزر)، سبسڈی بھی کم ہو گئی تھی، جس سے مہادیو کی کاشتکاری لاگت میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، مقامی بازاروں میں سستے درآمد شدہ خوردنی تیلوں کی افراط ہو گئی جو کہ درآمدات پر پابندی ہٹانے کے نتیجے میں ممکن ہوا۔ مہادیو اب اس لائق نہیں رہ گیا کہ وہ بازار میں اپنی موم پھلی فروخت کر سکے کیونکہ وہ اپنی لاگت بھر قیمت بھی نہیں حاصل کر پا رہا تھا۔

کیا مہادیو جیسے کسان کی مالی حالت اصلاحات کے بعد بہتر ہوئی؟ کلاس میں بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished

ممالک سے اشیا اور پونجی کی وسیع آمد کے لیے اپنی معیشت کو کھولنے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے درآمد شدہ اشیا سے اپنی صنعتوں کو نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گھریلو اشیا کے لیے مانگ کی جگہ اس طرح اب سستی درآمدات نے لے لی ہے۔ گھریلو مصنوعات درآمدات سے مسابقت کا سامنا کر رہے ہیں۔ بنیادی ڈھانچے سے متعلق سہولیات جس میں پاور سپلائی بھی شامل ہے، سرمایہ کاری میں کمی کے سبب اب بھی ناکافی ہے۔ اس طرح گلوبلائزیشن بیرونِ ممالک سے اشیاء اور خدمات کی آزادانہ نقل وحرکت کے لیے اکثر مشکل حالات پیدا کرنے کے طور پر دیکھی جاتی ہیں جو کہ ترقی پذیر ممالک میں مقامی صنعتوں اور روزگار کے مواقع پر خراب اثرات مرتب کر رہی ہیں۔

مزید برآں، ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک کی پہنچ اب بھی ترقی یافتہ ممالک کی بازاروں تک اونچی غیر ٹیرف بندشوں کے سبب نہیں ہے۔ مثال کے لیے، اگرچہ ٹکسٹائل اور لباس کی برآمدات پر سبھی کوٹا بندشوں کو ہماری طرف سے ہٹا لیا گیا ہے تاہم یو.ایس.اے نے اب بھی ہندوستان اور چین سے کپڑے کی درآمدات پر اپنی کوٹا بندشوں کو نہیں ہٹایا ہے۔

سرمایہ کی نکاسی (حصص کی فروخت): ہر سال حکومت پبلک سیکٹر اکائیوں کے سرمایہ کی واپسی حصص کی فروخت (disinvestment) کے لیے ایک نشانہ مقرر کرتی ہے۔ مثال کے لیے 92-1991 میں سرمایہ کی واپسی حصص کی فروخت کے ذریعہ 2,500 کروڑ روپے کی فراہمی کا ہدف مقرر کیا گیا۔ حکومت ہدف سے زیادہ 3,040 کروڑ روپے فراہم کرنے میں کامیاب ہوئی۔ 18-2017 میں تقریباً 1,00,000 کروڑ روپے کا ہدف تھا اور تقریباً 1,00,075 کروڑ روپے حاصل کیا گیا۔ تنقیدی نکتہ یہ ہے کہ پبلک سیکٹر اکائیوں کے کی کم قیمت آنکی گئی اور انھیں پرائیویٹ سیکٹر کے

باکس 3.3: سیری سیلا المیہ

نرم کاری، نجی کاری اور عالم گیریت کے جز کے طور پر حکومت نے پاور سیکٹر میں اصلاح کی شروعات کی۔ ان اصلاحات کا نہایت اہم اثر بجلی کے نرخ میں غیر معمولی اضافے کی صورت میں ہوا۔ چونکہ گھریلو اور چھوٹے پیمانے کے سیکٹر میں صنعتی ورکروں کی ایک بڑی تعداد پاورلوم پر منحصر تھی جو کہ بجلی کے ذریعہ ہی چلائے جاتے تھے اس لیے اتنے اونچے محصولات کا خاصا اثر ان پر پڑا۔ مزید برآں، جبکہ پاور سیکٹر میں اصلاحات کے سبب ٹیرفوں میں اضافہ ہوا لیکن پاور (بجلی) پیدا کار پاورلوم صنعت کو معیاری بجلی فراہم کرنے میں ناکام رہے۔ چونکہ پاورلوم میں کام کرنے والوں کی اُجرت کپڑے کی پیداوار سے وابستہ تھی اس لیے بجلی میں کٹوتی کا مطلب بُنکروں کی اجرتوں میں کٹوتی تھا جو کہ ٹیرف میں اضافے سے پہلے ہی سے دقت میں تھے۔ چند برس پہلے اس سے بُنکروں کے ذریعۂ معاش میں ایک بحرانی صورتحال پیدا ہوگئی اور اس کے سبب آندھرا پردیش میں سیری سیلا نام کے ایک چھوٹے سے قصبے میں پچاس پاورلوم ورکروں نے خودکشی کر لی۔

- کیا آپ کے خیال میں بجلی کی شرح میں اضافہ نہیں ہونا چاہئے تھا؟
- بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کی منافع پذیری کو بہتر بنانے کے لیے آپ کیا تجاویز دے سکتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

ہاتھوں فروخت کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو کافی نقصان اٹھانا پڑا اور عوامی جائیداد کو یکمشت فروخت کرنا پڑ رہا ہے۔

علاوہ ازیں حصص کی فروخت سے حاصل رقم حکومتی محاصل میں کمی کو پورا کرنے کے لیے استعمال کی گئی اور اسے پبلک سیکٹر اکائیوں کی ترقی اور ملک میں سماجی بنیادی ڈھانچوں کی تعمیر میں استعمال نہیں کیا گیا۔

اصلاحات اور مالیاتی پالیسیاں: معاشی اصلاحات نے عوامی اخراجات بالخصوص سماجی سیکٹروں میں اخراجات میں اضافہ کرنے کی حد قائم کرنے کا کام کیا۔ اصلاحات کی مدت میں ٹیکس میں ہونے والی کمیوں کا مقصد محاصل میں اضافہ کرنا اور ٹیکس چوری کو روکنا تھا لیکن اس کا نتیجہ حکومت کے لیے ٹیکس محاصل بڑھنے کی صورت میں نہیں برآمد ہوا۔ اس کے علاوہ اصلاحی پالیسیوں میں ٹیرف کی کمی بھی شامل تھی جس سے کسٹم ڈیوٹی کے ذریعہ محاصل بڑھانے کا امکان بھی کم ہوگیا۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ٹیکس میں رعایتیں فراہم کی گئیں جس سے مزید ٹیکس محاصل بڑھانے کا دائرہ مختصر ہوا۔ اس سے ترقیاتی اور فلاح و بہبود سے متعلق اخراجات پر منفی اثر پڑا۔

3.7 اختتام

نرم کاری اور نجکاری کی پالیسیوں کے ذریعہ عالم گیریت کے عمل نے ہندوستان اور دیگر ممالک کے لیے مثبت کے ساتھ ساتھ منفی نتائج بھی پیش کئے۔ کچھ ماہرین یہ دلیل دیتے ہیں کہ گلوبلائزیشن کو عالمی بازاروں تک زیادہ رسائی، اعلیٰ ٹکنالوجی اور بین الاقوامی میدان میں ترقی پذیر ممالک کی بڑی صنعتوں کے ذریعہ اہم کردار ادا کرنے کے بڑھتے امکان کے لحاظ سے ایک موقع کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

اس کے برخلاف، ناقدین کی یہ دلیل ہے کہ گلوبلائزیشن ترقی یافتہ ملکوں کی ایک حکمت عملی ہے جس کے تحت وہ اپنے بازاروں کو دیگر ممالک میں پھیلانا چاہتے ہیں، ان کے مطابق یہ غریب ملکوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بہبود اور ان کی شناخت سے مصالحت کرنا ہے۔ مزید یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ مارکیٹ خاصی گلوبلائزیشن سے ملکوں اور لوگوں کے درمیان معاشی عدم مساوات میں اضافہ ہوا۔

ہندوستان کے سیاق و سباق میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کچھ مطالعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 1990 کے ابتداء میں جو بحران پیدا ہوا تھا وہ بنیادی طور پر ہندوستانی سماج میں گہرائی سے جڑ جما چکی عدم مساوات کا نتیجہ تھا اور معاشی اصلاحات کی پالیسیوں کو حکومت کے ذریعہ بیرونی طور پر سوچے سمجھے پالیسی پیکیج کے ساتھ شروع کیا گیا تھا۔ جس سے عدم مساوات میں مزید اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ اس سے صرف اونچی آمدنی والے گروپوں کی آمدنی اور صرف کے معیار میں اضافہ ہوا اور بنیادی اور اہم سیکٹروں جیسے زراعت اور صنعت جو کہ ملک میں لاکھوں لوگوں کے لیے ذریعہ معاش فراہم کرتے ہیں کے بجائے خدماتی سیکٹر جیسے ٹیلی مواصلات، انفارمیشن ٹکنالوجی، مالیات، تفریح، سیاحت اور مسافر نوازی خدمات، حقیقی جائیداد اور تجارت میں کچھ منتخب شعبوں میں نمو پر توجہ مرکوز کی گئی۔

© NCERT not to be republished

خلاصہ

- معیشت کو برآمدات اور افراطِ زر میں اضافے کو متناسب کیے بغیر درآمدات بڑھنے کے سبب غیر ملکی زرِمبادلہ میں کمی کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ہندوستان نے مالی بحران اور بین الاقوامی تنظیموں جیسے عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے دباؤ کے سبب 1991 میں اپنی معاشی پالیسیوں کو تبدیل کیا۔
- گھریلو معیشت میں صنعتی اور مالیاتی سیکٹروں میں اہم اصلاحات کی گئیں، اہم بیرونی سیکٹر اصلاحات میں غیر ملکی زرِ مبادلہ سے متعلق ضوابط اور درآمد سے متعلق نرم کاری شامل ہیں۔
- پبلک سیکٹر کی کارکردگی میں بہتری کے خیال سے اس کے کردار کو کم کرنے اور اسے پرائیویٹ سیکٹر کے لیے کھولنے کے بارے میں اتفاقِ رائے تھا۔ اسے حصص کی فروخت اور نرم کاری اقدامات کے ذریعہ انجام دیا گیا۔
- گلوبلائزیشن نرم کاری اور نجکاری کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ اس کا مطلب عالمی معیشت کے ساتھ ملک کی معیشت کو مربوط کرنا ہے۔
- صنعتی اور سروس سکٹر میں آوٹ سورسنگ ایک اُبھرتی ہوئی سرگرمی ہے۔
- عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کا مقصد اُصول پر مبنی تجارتی نظام قائم کرنا ہے تاکہ عالمی وسائل کی زیادہ سے زیادہ افادیت کو یقینی بنایا جا سکے۔
- اصلاحات کے دوران زراعت اور صنعت کی نمو میں کمی پیدا ہوئی لیکن خدماتی سیکٹر میں نمو درج کی گئی۔
- اصلاحات سے زراعتی سیکٹر کو فائدہ نہیں ہوا۔ اس سیکٹر میں سرکاری سرمایہ کاری میں بھی کمی پیدا ہوئی ہے۔
- صنعتی سیکٹر میں فروغ سستی درآمدات ہونے اور کم تر سرمایہ کاری کے سبب سست رفتاری سے ہوا۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1. ہندوستان میں اصلاحات کیوں شروع کی گئی تھیں؟
2. عالمی تجارتی تنظیم، WTO کا رکن بننا کیوں ضروری ہے؟
3. ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) نے ہندوستان میں مالی کنٹرولر کا رول چھوڑ کر سہولت کار کا رول کیوں اپنایا؟

4. ریزروبینک آف انڈیا کمرشیل بینکوں کو کس طرح کنٹرول کرتا ہے؟

5. روپے کی قدر میں کمی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

6. درج ذیل میں امتیاز کیجیے۔

(i) کلیدی اور کم ترین فروخت (Strategic and Minority Sale)

(ii) باہمی اور کثیر فریقی تجارت

(iii) محصولاتی اور غیر محصولاتی رکاوٹیں

7. محصولات کیوں عائد کیے گئے؟

8. مقداری پابندیوں کا کیا مطلب ہے؟

9. ایسے پبلک سیکٹر کاروباری ادارے جو منافع حاصل کر رہے ہیں کیا ان کی نجکاری کی جانی چاہیے؟ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ کیوں؟

10. کیا آپ کے خیال میں ہندوستان کے لیے آوٹ سورسنگ اچھی ہے؟ ترقی یافتہ ممالک اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

11. ہندوستان کو اس سے بعض فوائد حاصل ہیں جو اسے آوٹ سورسنگ کے لیے پسندیدہ مقام بناتے ہیں۔ یہ فوائد کیا ہیں؟

12. کیا آپ کے خیال میں حکومت کی نورتن پالیسی ہندوستان میں پبلک سیکٹر کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں مددگار رہے؟

13. خدماتی سیکٹر کے اعلیٰ نمو کے لیے ذمہ دار اہم عوامل کیا ہیں؟

14. زراعتی سیکٹر پر اصلاحی عمل کا خراب اثر پڑتا دکھائی دیتا ہے۔ کیوں؟

15. اصلاح کی مدت میں صنعتی سیکٹر کی کارکردگی کیوں ناقص رہی ہے؟

16. سماجی انصاف اور بہبود کی روشنی میں ہندوستان میں معاشی اصلاحات پر بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished

مجوزہ اضافی سرگرمیاں

1. درج ذیل جدول 05-2004 کی قیمتوں پر GDP کی شرح نمو دکھاتا ہے۔آپ نے معاشیات کے نصاب کے اپنے شماریات میں ڈاٹا کی پیشکش کی تکنیکوں کے بارے میں مطالعہ کیا ہے۔جدول میں دیئے گئے ڈاٹا پر مبنی ٹائم سیریز لائن گراف بنائیے اور اس کی توضیح کیجیے۔

سال	GDP شرح نمو فی صد
2005-06	9.5
2006-07	9.6
2007-08	9.3
2008-09	6.7
2009-10	8.6
2010-11	8.9
2011-12	6.7
2012-13	5.4
2013-14	6.4
2014-15	7.4

2. اپنے آس پاس کا مشاہدہ کریں، آپ پائیں گے کہ ریاستی بجلی بورڈ (SEBs) BSEs اور دیگر پبلک اور نجی تنظیمیں مختلف ریاستوں اور مرکزی اختیار والے علاقوں میں بجلی فراہم کر رہی ہیں۔سڑکوں پر بھی پرائیویٹ بسیں، سرکاری بس خدمات ایک ساتھ خدمات انجام دے رہی ہیں۔

(i) پبلک اور پرائیویٹ سیکٹروں کے ساتھ ساتھ موجود ہونے کے اس دوہرے نظام کے بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں۔

(ii) ایسے دوہرے نظام کی خوبیاں اور خامیاں کیا ہیں؟ بحث کیجیے۔

3. اپنے والدین اور دادا دادی کی مدد سے کثیر ملکی کمپنیوں کی فہرست تیار کیجیے جو کہ آزادی کے وقت ہندوستان میں موجود تھیں۔اب ان کے مقابل نشان لگائیں جواب بھی ترقی کر رہی ہیں اور ان کے مقابل (✓) نشان لگائیں جواب نہیں رہ گئی ہیں۔کسی ایسی تین کمپنیوں کے بارے میں بتائیے جن کے نام تبدیل ہو گئے ہیں؟ نیا نام، اصل مالک، پروڈکٹ کی نوعیت، لوگو دریافت کریں اور اپنی کلاس کے لیے ایک چارٹ تیار کریں۔

© NCERT not to be republished

4. درج ذیل کے لیے موزوں مثالیں دیجیے

پروڈکٹ کی نوعیت	غیر ملکی کمپنی کا نام
بسکٹ جوتے کمپیوٹر کار ٹی۔وی اور ریفریجیٹر اسٹیشنری	

اب دریافت کیجیے کہ آیا ہندوستان میں 1991 سے پہلے یہ درج بالا کمپنیاں موجود تھیں یا نئی اقتصادی پالیسی کے بعد آئیں۔ اس کے لیے آپ اپنے ٹیچر، والدین، دادا دادی اور دوکانداروں کی مدد کیجیے۔

5. WTO کی طرف سے منعقد میٹنگوں کے موضوع پر کچھ متعلقہ اخبار کے تراشے جمع کیجیے۔ ان میٹنگوں میں بحث کیے جانے والے اُمور پر مذاکرہ کیجیے اور دریافت کیجیے کہ کس طرح WTO عالمی تجارت کے لیے سہولت پیدا کرتی ہے۔

6. کیا ہندوستان کے لیئے عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے مشورے اور خواہش پر معاشی اصلاحات شروع کرنا ضروری تھا؟ کیا ادائیگیوں کے توازن کے بحران کو حل کرنے کے لیئے حکومت کے پاس کوئی متبادل موجود نہیں تھا؟ کلاس روم میں اس پر گفتگو کیجیے۔

حوالہ جات

کتابیں

آ چاریہ، ایس (2003)، ہندوستان کی معیشت: بعض اُمور اور جوابات، اکیڈمک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔

الٹرنیٹو سروے گروپ (2005)، الٹرنیٹو اکنامک سروے، انڈیا 05-2004، ڈس اکیولائزنگ گروتھ، دانش بکس، دہلی۔

اہلووالیہ آئی ۔جے۔ اور آئی۔ایم۔ڈی۔لٹل 1998، انڈیا اکونامک ریفارمس اینڈ ڈیولپمنٹ، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نئی دہلی۔

بردھان پرنب (1998)، پولیٹیکل اکنامی آف ڈیولپمنٹ ان انڈیا: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی۔

بھدوری، امیت اور دیپک نیّر (1996)، دی انٹلی جنٹ پرسن گائیڈ ٹو لبرالائزیشن، پنگوئن، دہلی۔

بھا گوتی جگدیش (1992)، انڈیا ان ٹرانسیشن: فرینگ دی اکنامی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی۔

© NCERT not to be republished

بائرس، ٹیرنس جے (1997)، دی اسٹیٹ، ڈیولپمنٹ پلاننگ اینڈ لبرالائزیشن ان انڈیا، آکسفور یونیورسٹی پریس، دہلی۔
چڈھا، جی. کے. (1994)، پالیسی پرسپیکٹیوس ان انڈین اکنامک ڈیولپمنٹ، ہرآنند، دہلی۔
چیلیا راجہ جے. (1996)، ٹوورڈس سسٹینیبل گروتھ، ایسیز ان فسیکل اینڈ فناشیل سیکٹر ریوفارمرس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی۔
دیپ رائے، بی اینڈ رایل مکھرجی (ادارت) 2004، پولیٹکل اکونامی آف ریفارمس بک ویل پبلی کیشن، نئی دہلی۔
ڈریجین اینڈ امرتیہ سین (1996)، انڈیا: اکنامک ڈیولپمنٹ اینڈ سوشل آپورٹنٹی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی۔
اشوک گوہا (اشاعت) (1990)، اکنامک لبرالائزیشن، انڈسٹریل اسٹرکچر اینڈ گروتھ ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی۔
دت رودر اینڈ کے۔ پی۔ ایم۔ سندام، 2005 انڈین ایکونامی، ایس چاند اینڈ کمپنی، نئی دہلی۔
گوہا، اشوک (ادارت) 1990، ایکونامک لبرلایزیشن، انڈسٹریل اسٹرکچر اینڈ گروتھ ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس دہلی۔
جالان، بمل۔ (1993)، انڈیا اکنامک کرائسس، دی وے اہیڈ، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی۔
جالان، بمل۔ (1996)، انڈیا اکنامک پالیسی: اکیسویں صدی کے لیے تیاری، وائکنگ، دہلی۔
جوشی وجے اینڈ آئی. ایم. ڈی لٹل (1996)، انڈیا اکنامک ریفارمس 2001-1991، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی۔
کپیلا، اوما۔ 2020، انڈین ایکونامی: پرفارنس اینڈ پالیسیز، اکیڈمک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔
مہاجن، وی. ایس (1976)، انڈین اکنامی ٹوورڈس 2000 A.D. دیپ اینڈ دیپ، دہلی۔
پارکھ، کیرتی اور رادھا کرشن 2002 انڈیا ڈیولپمنٹ رپورٹ، 02-2001، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نئی دہلی۔
راؤسی. ایچ. ہنومنتھا اینڈ ہنس لین مان (1996)، اکنامک ریفارم اینڈ پاورٹی ایلیویشن ان انڈیا، سیج پبلیکیشن، دہلی۔
ساش، جیفری ڈی۔ آشوتوش ورشنئے اور نروپیم واجپئی 1999، انڈیا ان دی ارا آف ایکونامک ریفارم، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نئی دہلی۔

سرکاری رپورٹیں اور ویب سائٹ

مختلف سالوں پر مبنی اکنامک سروے وزارتِ مالیات، حکومت ہند۔ مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نئی دہلی
دسواں پنج سالہ منصوبہ 2002-1997، جلد 1، حکومت ہند، پلاننگ کمیشن، نئی دہلی۔
نیتی آیوگ، حکومت ہند، تشخیصی دستاویز، پچیسواں پنج سالہ منصوبہ (2012-17)
https://depam.gov.in
انڈین اکنامی، ریزرو بینک آف انڈیا کے متعدد برسوں کے اعداد و شمار کی ہینڈ بک، ممبئی۔

© NCERT not to be republished